بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان
مطبع نامی منشی نولکشور

بسم اللہ الرحمن الرحیم



## مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی شہنشاہ تو مین گدا — تو رکھ فوج دوم پہ لطف و عطا

ولایت سخن کا تو کر مجکو شاہ — نہ رکھ مجکو محروم میرے الٰہ

لکھون مصر کی پھر لڑائی کا حال — جو گذراہی اوس جا پہ بے قیل و قال

کرون نظم مین اوسکو پھر سر بسر — تو علم لدنی عطا مجکو کر

## نعت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

اوسپہ سے یہان چل قلم اب ذرا     لکھون یان ہی مین نعت خیر الوری

شفیع امم پیشوا انبیا     جو مداح ہی اوسکا خود کبریا

جو ہین اونکے اصحاب و الاتبار     ستون دین کے ہین شک نہین بیبہا

## بیان وطن مصنف

وطن ہی قدیمی مرا رامپور     کہ ہیگا لقب اوسکا دار السرور

کہ دہلی اور لکھنو کے باشندگان     اقامت گزین ہین وہ مدت سے وان

اور ہی اوس محلہ مین میرا مکان     بتاتا ہون مین تجکو ای مہربان

جو املی ہی جہولہ کی مشہور نام     اوسی جا پہ ہی مسکن اپنا مدام

اور ہی نام میرا محمد حسین     کہ ہون خاکپاے امام حسین

نہ ملا نہ شاعر نہ ہون مین دبیر     سوا اک رسالہ کا بے دستگیر

## مدح جناب نواب صاحب بہادر دام اقباله والی رام پور

| | |
|---|---|
| ہمارے وطن کا جو نواب ہے | یہ اقبال شوکت اور یہ تاب ہے |
| سکندر سے صدہا ہین چاکر وہان | اور دارا کی اوس جا نہین گنجیان |
| یہ ہی عہد مین اوسکے انصاف داد | کہ شیر اور بکری مین ہی اتحاد |

## مدح صاحبان فرنگ رسالہ دوم

| | |
|---|---|
| کیمل صاحب کرنیل عالی وقار | مقابل نہین جنکے اسفندیار |
| فریدون جاہ اور منصف مزاج | زمانہ مین ہمسر نہین اونکا آج |
| نول صاحب کرنل شجاع و دلیر | مقابل نہین جنکے غرّندہ شیر |
| ڈپٹ کر وہ گھوڑے کو میدان مین | پکڑ لاتین رستم کو اک آن مین |
| یہ ہی ہیبت اونکی کہ ہنگام جنگ | عدو ڈالے ہتیار بس بیدرنگ |
| کیمل صاحب کرنل ہژبر ژیان | مقابل نہین جنکے پیل دمان |
| نہین تاب رستم کو سے اونسے جنگ | مقابل نہین اونکے شیر و پلنگ |

کودا کرکے گھوڑے کو میدان مین | کرین زیر دشمن کو اک آن مین

بتاتا ہون مین صاف اے ذی فہم | یہ کرنیل دوم ہین والا تبار

میجر سالگانڈ صاحب بس ہین حلیم | نہین اسمین کچھ شک خدا ہی علیم

شجاع و مدبر اور ہین ہوشمند | امان دین عدو کو بھی زیر کمند

جو اول ہے اسکو اڈرن ہوشیار | کمانیر وہ اسکے ہین والا تبار

جو باٹین صاحب ہین چالاک و چست | عدو پر کیا حملہ ہو کر درست

قسم ہی خدا کی نہین اسمین شک | نہین دیکھا ایسا جری آجتک

سنا ہی یہ مین نے کہ رستم و سام | بڑے ہی دلاور تھے اور نیک نام

مجھو مرا یہ ہی تمسے کلام | کہ ہمسر نہ تھے انکے رستم وہ سام

وہ ایسا دلاور ہی جنگی جوان | قلم وصف مین اسکے عاجز ہی یان

جو ہین پارسن صاحب ڈاکٹر | دلیر و شجاع ہین وہ عالی گہر

ارسطو زمان اور حاذق طبیب
طبابت مین یکتا اور ہین بس لبیب

سبحان اللہ کیا خلق کیا ہی مزاج
کیا زخمیون کے عدو کا علاج

جو میجر مگنس ہین از حد دلیر
کیا جا کے میدان مین دشمن کو زیر

اور اسٹیل صاحب جو ہین نوجوان
کرون مدح مین انکی خامہ روان

لکھون گر شجاعت کا انکے بیان
تو ہون محو رستم کی سب داستان

بڑا ہی دلاور ہی وہ جنگ جو
زبون ہو گئے انسے جملہ عدو

رپاٹک جیٹن ہین صاحب یہان
بجا ہی کہون گر ہنر بر زبان

یہ کہتے تھے میدان مین ہر پکار
رہے کوئی دشمن نہ اب زینہار

جو اسٹاکلی صاحب ہین فی حشم
دلیر و زبردست عالی ہمم

لپیٹے جنگ جو آئے میدان مین
عدو کو کیا کشتہ اک آن مین

## سبب تالیف کتاب مع حال مصنف

یہ بندہ جو ہی خاکسار و نحیف | سکونت [illegible] صاحبان انگریز
گذارش یہ کرتا ہی اے ذی وقار | [illegible] آگرہ [illegible]
منشی نہ شاعر نہ نازک خیال | [illegible] رسالہ کا آشفتہ حال
رسالہ جو دوم ہی فسخ سیر | ملازم وہان ہیگا اے ذی قدر
کہ ہی اندنون لکھنو مین قیام | بحکم کما ینبغی والاہتمام
جو گذرا برس ایک اے خوشخصال | لگے ہونے یان اسطرح قیل و قال
کہ فتنہ ہوا مصر مین ہو بپا | وزیر شہ مصر ہیگا پاشا
شہ مصر کا جو ہی احمد وزیر | پھرا مصر کے شہ سے ہی وہ شریر
جو ہی مصر کا بادشاہ زمان | معاون ہوئین اوسکی ملا ہیان
کہ ہی یہ رسالہ جو جویاے جنگ | پے جنگ گیا مصر بس بیدرنگ

غرض بعد بسیار جنگ و جدال — کیا مصر کو فتح اے خوش خصال

جو موجد تھا فتنہ کا احمد وزیر — کیا اُسکو اک دم مین یارو اسیر

غرض بعد فتح مصر اے ذی وقر — ہوا حکم یون ملکہ کا دگر

کہ ہے ہند کی جو کہ جنگی سپاہ — وہ لندن مین آئیگی بے اشتباہ

ملاحظہ کرینگے شہ بحر و بر — کہ ہے پرورش اوسکی مد نظر

گئے اس رسالہ سے اُنچی وقار — محمد رضا خان والا تبار

وہ لندن سے جب آئے عالی ہمم — سخندان خردمند فرخ شیم

یہ فرمائش کی مجھسے اے ذی حشم — تو کر حال لندن کا سارا رقم

مگر مصر کی جنگ کا ہے جو حال — وہ ہو مشتمل اوسمین رکھنا خیال

غرض ہر جگہ ہر مکان کا نشان — بتایا مجھے خوب اے مہربان

مرے حال پر جو وہ عالی وقار — عنایات کرتے ہین لیل و نہار

بسانِ بزرگان اے خوش لقا — نوازش وہ کرتے ہین صبح و مسا

بحسبِ اجازت سُن اُنکی وقار — ہوا دل سے مصروف لیل و نہار

لکھا نظم مین مین نے اے ہوشمند — کرے تا کہ ہر ایک اسکو پسند

عجیب و غریب ہیگی یہ داستان — کہ سنکر کے خوش ہونگے پیر و جوان

مرتب ہوا جب تو اے خوشخرام — تو جنگ نامہ مصر پر رکھا نام

مین کرتا ہون یہان سے عطفِ عنان — لکھون وصف اُن صاحبِ عالی نشان

دلیر و توانا ہین جنگی جوان — نہین ہمسر انکے ہو شیر ژیان

قوی زور ہین مثل غرندہ شیر — سوار جہانگیر ہین وہ دلیر

بڑے جنگجو ہین وہ شمشیر زن — بجا ہے کہون انکو لشکر شکن

گئے رزمگہ مین جو ہو کر سوار — کیا کشتہ صدہا کو اے ذی وقار

کسی کو اگر [illegible] — ملایا عدو کو تہ خون و خاک

عدو سوز ہی اونکی تیغ و تفنگ
مخالف نہ جانبر ہو وقت جنگ

قوی بازو ہینگے وہ مانند شیر
نہ دیکھا سنا مین نے ایسا دلیر

کرون نام اونکا مین تپر عیان
پلنگ سنگ صاحب کہے ہو جہان

جو تیرھوان رسالہ ہی مشہور نام
وہ کرنیل ہین اوسکے عالی مقام

محمد رضا خان عالی ہمم
بیان کرتے ہین انکی خجستہ شیم

گئے اونکے ہمراہ تھی لندن کو ہم
بڑے ذی مروت ہین فرخ شیم

فن جنگ مین ہین لسکہ وہ بے نظیر
عقیل و مدبر ہین وہ شیر گیر

جو اوصاف سے گر کرون بیان
تو عاجز ہے ہین ہے میری زبان

کرون مختصر مین سخن کو بیان
سماتا ہے کوزہ مین دریا کہان

جو ہین میجر میگبی صاحب دلیر
قوی پنجہ ہینگے وہ مانند شیر

گئے یہ بھی لندن کو تھے نامبر
بہمراہ کرنیل عالی گہر

بڑھتا ہی دلاور [illegible]
ہزاروں کئے کشتہ وقت وغا

## آغاز داستان

ہوا سنہ بیاسی مین یہ شور و شر | پڑی جنگ احمد نے باندھی کمر

یہ افواج ہندی مین چرچا ہوا | سنو مصر مین فتنہ برپا ہوا

یہ دوم رسالہ نے درخواست کی | لڑین مصر پر سنتے یہی ہی خوشی

نول صاحب جو ہینگے مشہور نام | تو پاس اُنکے پہونچا رسالہ تمام

یہ کی عرض سب نے کہ اے ذی وقار | ہمین حکم ہووے تو ہو کر سوار

چلین جانب مصر لڑنے کو ہم | عدو کا کرین ناک مین جا کے دم

نول صاحب نے پھر دیا یون جواب | ابھی تم نہ اسمین کرو اضطراب

کرین لاٹ صاحب کو پہلے خبر | کہینگے وہ جیسا کرو سر بسر

وہان سے جو کچھ حکم لکھ آئیگا | اسی پر عمل کیجو تم برملا

نول صاحب نے یہ لکھا لاٹ کو | ہمارا رسالہ جو ہی نیک خو

لڑین مصر یون سے یہی ہے صلاح
نہ دشمن کو پھر لینے دینگے فلاح

اگر آپ کا حکم پاوے یہ فوج
تو چلے جانب مصر مانند موج

دیا حکم پھر لاٹ صاحب نے ہان
ستمگر سے جا کر لڑو بیگمان

تھی سوم جو تاریخ ماہ اگست
روانہ ہوئی فوج جون پیل مست

ملی سب کو پھر تو سہ ماہی طلب
ہوئے شاد کچھ تھا نہ رنج و تعب

گیا ریل پر لکھنؤ سے سوار
دیا سب کو پھر بمبئی مین اوتار

وہان سے بصد خرمی و خوشی
گئے بیٹھ اگن بوٹ پر پھر سبھی

جہاز اسقدر تیز رفتار تھا
ٹھہرنا اُسے سخت دشوار تھا

غرض رفتہ رفتہ جو پہونچے سویس
کہ ہے مصر کے بادشہ کا جو دیس

گئی یان سے پھر جلد جملہ سپاہ
جو ہے شہر دلچسپ سمعیلیہ

کیا پھر تو لشکر نے اُس جا قیام
کہ پانی کا بھی اُس جگہ تھا مقام

جو حملہ کیا فوج نے وانپہ جا ۔ بہ زیر ستمگر کو پس پا کیا

## سبب اول جنگ

سنو دوستو مجھسے اب وجہ جنگ ۔ کہ تھا ایک مدت سے عزم فرنگ

کہ لندن سے جب ہند آتے ہین ہم ۔ اذیت سفر کی اٹھاتے ہین ہم

سمعیلیہ مین رہین جا کے ہم ۔ سفر کی اذیت کا کچھ ہو نہ غم

غرض اس سخن سے یہ تھا مدعا ۔ بنا ہمکو وان پہ سکونت کی جا

کہ جینے سے وہان کرکے آرام ہم ۔ روان جانب ہند ہون بیدرد و غم

روانہ وہین ایلچی کو کیا ۔ کہا جانب مصر تو جلد جا

وہان پر جو سلطان ہین عالی مقام ۔ یہ کہہ انسے جا کر ہمارا پیام

جواب اوسکا جو کچھ وہ سلطان کہین ۔ خبر اسکی تو جلد اب سے کہین

سنا جبکہ پیغام اہل فرنگ ۔ گیا جانب مصر وہ بیدرنگ

خراماں خراماں گیا شہ کے پاس — جو پیغام تھا وہ کیا التماس

کہا شاہ نے مجکو منظور ہے — نہین رنج دل میرا مسرور ہے

جو ہی خاص ملکا سے آفاق گیر — مطیع اسکا ہون مین بہر تقدیر

مقام اپنا اس جا پہ جا کر کرین — اجازت ہی میری طرف سے انھین

وزیر اسکا تھا جو کہ احمد تھا نام — کیا جا کے یہ اسنے شہ سے کلام

نہین چاہیے یان قیام فرنگ — نہ منظور ہووے پیام فرنگ

نہین سچ ہی اے شاہ انکا سخن — سمجھ لیجیے لینگے کر مکر و فن

نہ کر بات کو اسکے اب تو پسند — نہ پہونچے کہین تجکو اسنے گزند

یہ ہی عرض میری کرون ان سے جنگ — مجھے دے اجازت تو اے بیدرنگ

کہا شہ نے تجکو ہوا ہی خلل — کیا قول سعدی پہ مین نے عمل

اگر شیر باشد و گر پیل جنگ — ز نزدیک من صلح بہتر ز جنگ

ہوا سنکے خاموش احمد عرب | گیا اپنے مسکن کو باصد تعجب

فراہم کیا ایک جلسہ وہان | ہوئے وان پہ حاضر سبھی مردمان

کہا اسنے توفیق سے بے دین ہوا | پرستندۂ تازہ آئین ہوا

لڑائی نصاریٰ سے ہوونے ہم | کرو عہد و پیمان کھا کر قسم

ہوئے متفق اسپہ پیر و جوان | ارادہ ہوا سبکا یہ یکگیان

کرو شہ کی تدبیر پہلے ضرور | نہ کچھ دین مین آسکے آوے فتور

نہ تھے ترک شامل تو سن اے عزیز | سب عربی اور حبشی تھے اے باتمیز

سخن جب یہ احمد عرب نے سنا | گیا شاہ کو تخت سے پھر جدا

گریزان ہوا واسنے توفیق شاہ | ہوا پھر وہ ملکہ سے امداد خواہ

مرا ملک احمد عرب نے لیا | ذلیل اسنے ہی مجکو در در کیا

ترے پاس آیا ہون فریاد کو | سزا جلد ہو ایسے بیداد کو

ہوا حکم مالکا سے آفاق گیر | وزیر ستمگر کو کر لو اسیر

## سبب دوم جنگ

سبب جنگ کا اور ای اہل ہوش | بیان مین کرون اب سنو تم بگوش

وہ اسکندریہ جو شہر آباد ہی | کہ باشندہ وان کا ہر اک شاد ہی

سمندر کے ٹاپو پہ ای مہربان | بسایا سکندر نے وہ بیگمان

کہ ہی شامل مصر وہ ای عزیز | سنو گوش دل سے تم ای باتمیز

مہینہ رجب کا تھا ای باوفا | تھا اتوار کا روز ای خوش لقا

اک عیسائی تھا وان کا او جوان | کیا قتل مومن کو اک ناگہان

معاً قتل اسکے ہوا بلوۂ عام | مٹا صفحۂ ہستی سے صدہا کا نام

لڑے خوب عیسی و مومن وہان | ہوئی دونون مین خوب جنگ کلان

ہوئی شاہ توفیق کو جب خبر | یہ چاہا کرے فیصلہ جلد تر

ہوا انصاف مانند شاہنشہان | کسی پہ نہ گذرے سخن یہ گران

ہوا شک یہ احمد کو شاہِ زمان | ہوا ہی طرفدار عیسائیان

ہوا اپنے شہ سے وہ یون منحرف | ہوا اُسکا حال اوسپہ جب منکشف

ہوا ایسے غصہ مین پھر وہ جوان | کیا ہر طرف قتل پیر و جوان

جلایا سکندریہ کو اکدم مین آہ | کیا بندگانِ خدا کو تباہ

کہ برپا ہوا شور محشر وہان | نہین ہو سکے جسکا شمہ بیان

خدیو مصر کا پھر تو ناچار تھا | رفیق اُسکا تھا نے کوئی یار تھا

منادی کرا دی یہ شہ نے وہان | کہ جتنے ہین اسجا پہ عیسائیان

حفاظت سے لیجائین سب جان و تن | چلے جائین اور جا پہ بے محن

گئے بھاگ وہ انسے ملی جسکو راہ | رہا جو اُسے کر دیا بس تباہ

سنی قیصرِ روم نے جب خبر | کہ احمد عرب ہوگا بیداد گر

روانہ کیا اوسنے ہمراز ایک ۔ کہ احمد و توفیق ہوجائین ایک

یہ پیغام منظو شہ نے کیا ۔ جواب اسکا احمد نے پھر یہہ دیا

کہ مجکو نہین صلح منظور ہی ۔ صفائی سے دل میرا اب دور ہی

یہی ہی تمنا کہ روم و فرنگ ۔ اگر حوصلہ ہو کرین مجسے جنگ

کسی سے مین زنہار ڈرتا نہین ۔ بغیر از قضا کچھ مین مرتا نہین

مہیا یہان پر ہی سامان جنگ ۔ ہزارون ہی توپ و لاکھون تفنگ

وہ سردار جب یانسے واپس گیا ۔ زمین بوس ہوکر یہ شہ سے کہا

ہی توفیق شہ تو مطیع آپ کا ۔ ولیکن نہ احمد نے مانا کہا

تکبر سے اسنے کیا یہ کلام ۔ کہ سنتا نہین مین یہ تیرا پیام

سنا جبکہ سلطان نے یہ ماجرا ۔ طلب کر وزیرونکو پھر یہ کہا

نہین مانتا حکم احمد مرا ۔ کہو اسکی تدبیر ہووےگی کیا

دیا پھر وزیرون نے انکو جواب — کیا جانب شاہ پھر یہ خطاب

نہ مانیگا جو حکم سلطان کا — عدو ہوگیا اپنی وہ جان کا

کہ ہمسر نہین شاہ سے کئے یہ نہان — حقیر اور عاجز ہی وہ نابکار

یہی عرض ہیگی کہ ای بادشاہ — سزا ہو اوسے اور ہو جلد تباہ

جفا پیشہ ہی مثل چرخ بلند — کہ پہونچا خلایق کو اوس سے گزند

سنا شاہ نے جب کہا ای وزیر — کہ ہی بات تیری مجھے دلپذیر

جگہ ایک جلسہ کی طیار کر — ہوا قیصر روم وان جلوہ گر

کہ تھے ایلچی ہفت کشور کے وان — عقیل و حلیم اور تھے نکتہ دان

کہا تب یہ سلطان احمد عرب — پھرا شاہ سے مصر کے بے سبب

ہوئے حکم کو بھی نہین مانا آہ — یہ ہی مجھکو منظور ہو وہ تباہ

سنا جبکہ شہ سے یہ سب نے کلام — ہوئے تب تو ششدر وہ حیران تمام

سبھون نے وہان جوڑکر اپنے ہاتھ کہی قیصر روم سے پھر یہ بات

گرفتار کرنے کا ہو حکم اب اسیر اسکو کر لائین ہم بے تعب

نگہ کی سوے ایلچی فرنگ یہ کی عرض شہ سے کہ گنجا نہین ننگ

مگر اک عرض ہی شہ باصفا کرے معاف حاصل جو ہی شہر کا

لکھا شہ نے اقرار نامہ وہان کہ حاصل کیا معاف سب نے جہان

کرو جاکے احمد کو جلدی خراب کرو قتل یا قید اسکو شتاب

خدیو مصر کا ہی جو توفیق شاہ رکھو سر پہ جا اسکے تاج و کلاہ

دکھا توسن خامہ اب تیز یان لکھون رزم کی یا نئے داستان

سمعیلیہ سے تسا سین پر جو پہونچی وہان فوج بے خطر

لیا چھین احمد سے کرکے دغا متاع اور مال اور جو پاس تھا

مخالف ہوا جا کے اب قلعہ بند کر لشکر پہ مصر سے نہ پہونچے گزند

اسم اوس قلعہ کا ہی تلل الکبیر — فراہم کیا اونے لشکر کثیر

جوانان جنگی و جنگ آزما — اسی فکر مین تھے کہ کب ہو وغا

بکٹ پر شب و روز چلتی تفنگ — یہی تھی تمنا کہ کب ہووے جنگ

اور سوم ترب کا جو سردار تھا — بڑا ہی دلاور وہ جرار تھا

شب و روز اسنکو یہی فکر تھی — الٰہی شکست کھاوے احمد بغی

اور یوسف خان سردار کا نام ہی — شجاعون مین اوسکا بڑا نام ہی

قوی بازو ہی مثل پیل دمان — مقابل مین اوسکی ہی رستم کہان

وہ سید امین گھوڑیکو دوڑاے تھا — نہ عربون کو خاطر مین کچھ لاے تھا

اور دوم ترب کا جو سردار ہی — شجاع و عقیل اور ہوشیار ہی

اکڑتا تھا سید امین ہنگام جنگ — کرون جلکے دشمن کو اب خوب تنگ

بتاتا ہون مین نام حسن احمد اخی — کہ ہے ایک تھا ظالم اسم علی

محمد رضا خان جو سردار تھا　　حقیقت مین از حد وہ جبار تھا

عقیل و مدبر وہ ہین ہوشمند　　کہ ہی راے اونکی سبھونکو پسند

علی محمد رسالدار ہی　　شجاعت بھی سب اونکی اظہار ہی

کیا اوسنے میدان مین ایسا جنگ　　عدو پر ہوا عرصۂ زیست تنگ

او رہین ایک سردار جو والاشان　　کرون نام اونکا مین تمپر عیان

نراین سنگہ ہی نام ای خوش لقا　　نہایت جری ہی وہ جنگ آزما

دلیر و شجاع ہی وہ جنگی جوان　　لڑا ایسا میدان مین وہ پہلوان

کہ دشمن کا باقی نہ رکھا نشان　　جہان دیکھا دشمن وہ پہونچا وہان

جو ہین اک ہزارا سنگہ عالی تبار　　لڑے خوب میدان مین ہر سو پکار

سنو آسا سنگہ ایک ہین نوجوان　　دلیری کا اونکے کرون کیا بیان

وہ ڈو سنگہ یہان پہ جو سردار ہی　　دلیر و جری اور ہوشیار ہی

جو ہین مصطفے بیگ عالی تبار
اور اک غنی خان ہین بیٹے برنوجی قار

ہین اک عبدالرحمن سید یہان
غلام محمد ہین اک مہربان

شجاعت تکا انکے گردن گریبان
یہ ہین چارون مانند شیر ژیان

نبرد آزما غنی خان نامدار
ہوئے جا کے میدان مین دشمن سے چار

جو میدان مین وہ کھینچکر تیغ تیز
ہوئے جا مخالف سے گرم ستیز

مخالف نے جا اونکے ماری تفنگ
ہوئے ضرب سے اوسکے عاجز وہ تنگ

مگر زین پہ قائم رہا نامدار
ہلا زین سے ہرگز نہ جنگی سوار

علم کرکے پھر تیغ جنگی جوان
چلا سمت دشمن کے وہ پہلوان

یہ چاہا کرے قتل اس بدگمان
رکھے اسکے تن پر نہ سر کا نشان

[illegible]
طلب کی مخالف نے اس دم امان

[illegible]
امان دی مخالف کو بس کے تنگ

جو ہین گنڈہ سنگہ ایک سرداریان | دلیری ہے بس انکی سب پر عیان
امیر محمد جو منشی ہین ایک | دلاور عجب اور وہ ہین مرد نیک
اور منشی ہین وہ جو انگریزی خوان | علی محمد ہے نام انکا جان
جو پاس انکے آجاے لڑنیکو پل | نہ ہو اسکو مقدور جنگ و جدل
علی محمد ہین مرزا یہان | کہ عاجز ثنا مین ہے اونکے زبان
سنو مجھسے انکی شجاعت کا حال | وہ استاد رستم ہین بیل و قتال
ڈپٹ کر گے گھوڑا بمیدان جنگ | کیا قافیہ خوب دشمن کا تنگ
کہ ہین میر منشی بھی وہ ذی وقار | بڑے پہلوان ہین وہ عالی تبار
وفعدار جو ہین تصدق حسین | بجز قتل دشمن نہ تھا انکو چین
رسالہ کھڑا تھا صف جنگ مین | وہ تھے اسمین شامل فرنٹ رنک مین
اکیلا نکل صف سے وہ شہسوار | چلا طرف دشمن کے وہ یون للکار

کہ ہی کوئی ایسا کرے مجسے جنگ ۔ اُکہ جانبر نہو مجسنے شیر و پلنگ

مری تیغ بران ہی خارا شکن ۔ کرے قتل دشمن کو یہ بے محن

مقابل مین آیا نہ کوئی جوان ۔ عدو کو ہوا خوف جان بیگمان

جو ہین اک وفدار عبد العزیز ۔ فن جنگ مین رکھتے ہین اِن بس تمیز

جو منصب علیخان وفدار ہی ۔ وہ جملہ شجاعون کا سردار ہی

اک ہی مصطفےٰ خان عالی تبار ۔ نہین اسکو عہدہ وہ ہی بس سوار

بکٹ کے وہ پہرہ پہ تھا جنگجو ۔ دلیری مین اُسکے نہین گفتگو

بکٹ تھا مخالف کا جس جگہ پر ۔ ہوا ایک صاحب کا اُس جا گذر

جو صاحب کو دیکھا بکٹ نے بغور ۔ یہ چاہا کرون قتل اب کرکے دوڑ

وہ لیکے تیغ برہنہ بکف ۔ سے چلے سمت صاحب کے ازہر طرف

گریزان ہوا صاحب ارجمند ۔ مبادا مخالف سے پہونچے گزند

تعاقب مین آنے عدو کے نشوان
کیا حملہ صاحب پہ اُن سے جوان

جو تھا مصطفیٰ خان جنگی جوان
ڈپٹ کر کے گھوڑا پہ پہونچا وہان

خبردار صاحب نہ ہو خوفناک
کرون ایک دم مین مین انکو ہلاک

باقبال ملکہ ثریا علم
کرون قتل اک اک کو بے رنج و غم

سلامت رہا صاحب نامدار
عدو کو جو پہونچا وہ عالی تبار

گریزان ہوئے بس عدو کے سوار
بکٹ پر لیا جا کے پھر تو قرار

کہان تک مین لون اب جو انکا نام
کہ ہی انکا ہمسر نہ رستم نہ سام

یہ کہتے تھے ہر روز صبح و مسا
پراگندہ ہو مصریون کی سپاہ

غرض حملہ سردار سرہنگ سب
ہر اک یون کہا کرتا تھا روز و شب

کرو قتل احمد کو اب کر کے جنگ
نہین چاہیے کرنا آتی درنگ

ارادہ یہ کرتی تھی حملہ سپاہ
کرین اُسکے لشکر کو جلدی تباہ

غرض ایک دن کرکے سامان جنگ — بڑھا آگے احمد عرب بیدرنگ

ادھر سے چلی جب مخالف کی فوج — چلی پھر تو یہ فوج مانند موج

چلی دونون جانب سے توپ تفنگ — سحر سے ہوئی شام تک خوب جنگ

جو دیکھا تھا مین نے وہان غور کر — پڑی تھی وہان نعش ادھر اور ادھر

نوین تھی ستمبر کی اے خوش خصال — بہم لشکرون مین تھا جنگ و جدال

ہوئی خائف احمد کی ساری سپاہ — ہوے کشتہ لاانتہا اور تباہ

ہوا آخرکار یہ قاعدہ بند — کہ لشکر کو میرے نہ پہونچے گزند

ڈرا لشکر انگریز کا اسقدر — کیا فوج دشمن کو زیر و زبر

ہراسان و ترسان ہوے سب عدو — انھون نے نہ نعشون کی کی جستجو

مقام معین پہ لشکر نے آ — دیا آکے سب کو یہ مژدہ سنا

کہ اب جلد مارینگے دشمن کو ہم — کرو تم یقین اب خدا کی قسم

ہوا سب سپہ کا یہی مشورا　　کرو فتح قلعہ ڈرو مت ذرا

کیا عہد و پیمان محکم بہم　　کہ مرنے کا ہمکو نہیں کچھ بھی غم

ستمبر کی تیرہ کو دھاوا کیا　　لیا گھیر قلعہ کو کرکے وغا

تفنگ اور توپین چلین بیدریغ　　کیا گھیر کر سب کو بس زیر تیغ

مرے آخر کار دشمن جو تھے　　تو خونکے وہان خوب دریا بہے

لگائے جوانون نے پستول تول　　لڑے خوب جنگی جوان دلکو کھول

گیا بیٹھ احمد عرب ریل پر　　ہوا جا نتھا اسکو خوف و خطر

گریزان ہوا لیکے وہ اپنی جان　　یہ کہتا تھا ہر دم بآہ و فغان

کیا کیسا چرخ ستمگر نے آہ　　کیا میرے لشکر کو بالکل تباہ

رہا پاس میرے نہ جاہ و حشم　　عجب میرے دل پر ہی رنج و الم

پراگندہ لشکر ہوا سربسر　　کسی کو کسی کی نہین کچھ خبر

سوار اور پیدل تھے بیحد تمام | زبان پر تھا اونکے یہ یارو کلام

امان دو امان دو امان دو امان | یہ کہتے تھے وہ خوف جان سے وہان

ہوا حکم یہ افسران فرنگ | کہ ہتیار لوا لنسے اب بیدرنگ

سلحہ را بہ بندید از ورہ خویش گیر | جوانون نکرنا انہین تم اسیر

دیے ڈال ہتیار سب نے وہان | نہ تھی تاب جنگ اُنکو ایمہربان

ہوے کشتہ و خستہ برنا و پیر | پڑی تھین وہان نعشین یارو کثیر

ہوا قلعہ سے جبکہ احمد فرار | لیا جا کے گھر مین اُسنے قرار

تعاقب مین اُسکے یہ لشکر گیا | اسیر اُسکو دو دم مین سب نے کیا

کیا پا بزنجیر اُسے برملا | کہا سب نے باغی کی ہے یہ سزا

وہ قبضہ مین لائے جو تھا ملک و مال | خوشی سے سپہ کا ہوا رنگ لعل

عجب وہ تھا قلعہ جو مصر کا | گذر فوج ملکہ کا اس مین ہوا

گلی کوچے ہیں اور بھی جا بجا ۔ ہوا فوج گورے کا پہرہ کھڑا

تھا اک مصر میں قلعہ وہاں رہ محل ۔ کہ واقع وہاں پر ہے دریائے نیل

تب پانچواں اور چھٹا وان گیا ۔ تسلط کیا جا وہاں یو ملا

ثم البحر اس قلعہ کا ہے نام ۔ وہ ہے لائق سیر ای خوشخرام

نہ دیکھا سنا ایسا قلعہ کہیں ۔ نہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے نہیں

غرض کرکے اے مہرباں انتظام ۔ کیا مصر کی خلق کو اپنا رام

فرنگی نے لشکر سے پھر یہ کہا ۔ نکرنا رعیت پہ محشر بپا

رعایا سے گر ہو کوئی جنگجو ۔ ملیگی سزا اسکو بے گفتگو

جو ہیں مصر کو دیکھا گلزار تھا ۔ بشر وانکا ہر اک طرحدار تھا

مکاں مثل جنت مکیں مثل حور ۔ یقیں جانتا ہے محجوب ضرور

صفائی سڑک کی تھی ان اسطرح ۔ ہو رخسار معشوق کی جسطرح

درختونکی تھی وان دورویہ قطار | تھا سایہ بگرمی تھی وان رہنما
لگے اُسمین فوارہ ہین جابجا | کہ ہی باغ ہر اک مکان مین لگا
مکان اُسمین ہی اک عجب عالیشان | کہ ہی وہ زیارتگہ مومنان
رکھا اُسمین تھا جبکہ فرق حسینؑ | ہوا وہ مکان جب سے بازیب و زین
محلہ ہی در مصر خانہ خلیل | زیارت وہان ہوگی بس بے دلیل
کیا مین نے اسواسطے آشکار | نہین مردم مصر کو اعتبار
یہ ہی قول اُنکا غلط ہی سخن | نہین تھے یہ مصر ہی مکر و فن
جو ہی بیچ قلعہ کے تاریک چاہ | کہ یوسف ہوئے قید تھے اُسمین آہ
زلیخا نے ای مہربان کرکے کید | کیا اُس کنوئے مین تھا یوسف کو قید
وہ یوسفؑ کا زندان مشہور ہی | نہین عقل سے یہ سخن دور ہی
کہ باقی ہی اُس چہ کا کنارہ ہیچ | بنایا مین نے اُسکو ہوا جب تمیز

ملیگی اُسی شمع دل کو اُس حجرہ کی راہ — خضر سا اگر ہو کوئی رہنما
ہی مسجد بھی اک اُن پہ پا زیب زین — کہ مثل اُسکے دیکھی نہین ہی کہین
کہ فرش اُسمین ہی سنگ مرمر کا سب — یقین جان اُسکا نکر تو عجب
فرین ہی بس وہ یہ نقش و نگار — ملائک کا ہوتا ہی اُسمین گذار
درخشان ہین جو اُسمین فانوس جھاڑ — کھلے نور کے گویا بس ہین کواڑ
فرشتونکا ہوتا ہی اُسمین نزول — دعا ہوتی ہی سب کی اُسمین قبول
اور ہی مقبرہ اُسکے اندر عزیز — مرتب طلا سے کیا جب تمیز
چو پرسیدم از شیخ گفتا من — ہی مدفن محمد علی شاہ زمن
جو مسجد ہی دہلی کی اے مہربان — جمیع مردم ہند پر ہی عیان
نہین ایسی مسجد بروے زمین — نہین کچھ بھی شبہ اسمین کر تو یقین
یہ کہتا ہون مین سچ تو کر تو یقین — کہ اُسکے مقابل نہین ہی نہین

بہ سمند قلم کی پھرا اب عنان / کر اعزاز کا فوج ہند کے بیان

خدیو زمان ملکۂ بحر و بر / طلب کرتی ہین فوج کو جلد تر

جو لندن کیا فوج کو ہی طلب / ملاحظ مین گذرینگی یہ فوج سب

یہ ہی خوش نصیبی سپہ کی عیان / قدمبوسی حاصل ہو ملکۂ جہان

یہ فرمان آیا کہ ہند کی سپاہ / روانہ ہو لندن کو باعز و جاہ

یہ فرماتی ہین ملکۂ بحر و بر / لڑے مصریون سے جو ہین شیر نر

وہ لندن مین آئین بہ توقیر و شان / عطا ہوگا خلعت برسم شہان

سنا حکم جس وقت ملکۂ جہان / لگے کہنے باہم یہ شادی کنان

وہ لندن جو ہی شہر جنت نشان / زہے قسمت اپنی جو پہونچے وہان

کہین جس کو لندن پرستان ہی / حسین وان پہ ہر ایک انسان ہی

بفور حکم ملکۂ بحر و بر / ہوئے جانے کو مستعد جلد تر

رسالہ جو دوم یہ ہی نایاب خو
گئے یانسے سردار ذی شان دو

کرون نام انکا مین تمپر عیان
نہایت جری ہین وہ دونون جوان

محمد رضا خان ہی انکا نام
شجاعت مین اُنکے نہین کچھ کلام

اور ہین اک نراین سنگہ عالی تبار
جوانمرد خوش خلق وہ ذی وقار

علی محمد دفعدار تھے
سے چلے سمت لندن بلطف و خوشی

گئے اور وہ ہین یہانسے سوار
کہ کرتا ہون مین تمپہ نام آشکار

سنو مجھسے ہی اک غلام حضرت خان
اور وریام سنگہ دوسرا ہی جوان

غرض اور سردار عالی الشان
گئے اور فوجونسے بس ہگیان

سوویس سے ہوئے ریل پر یہ سوار
وہ پہونچے سکندریہ عالی تبار

وہانسے اگن بوٹ پہ ہو سوار
چلے طرف لندن کے لسیل و نہار

عجب طرز کا تھا مجبو جہاز
کہ کل کام کل سے ہوا اُسکا ساز

عریض و طویل اور تھا سربلند — وہ تھا سب جہازون سے بیشک و چند

دیوارین اور چھت اسکی بلور کی — ڈھلے سانچے مین وہ بس نور کے

آلات آئینہ تھا اوسکی چھت مین نصب — جسے دیکھ حیران ہوئے سب کے سب

درخشان وہ تھا چون تہ آفتاب — فلک دیکھ اسکو ہوا غرق آب

اور کمرے بھی اسکے سجے ہین تمام — کہ ہی شیشہ آلات سے انمین کام

اور زمین فرش سے بھی وہ آراستہ — نہایت ہی خوب و پیراستہ

جو گلدستو نمین ہین نئے رنگ کے پھول — گئے دیکھ خلد برین کو بھی بھول

موکل جو ہین اسکے زرین کمر — تھے ہر کام مین چست و چالاک تر

سمندر مین ایسا ہوا وہ روان — صبا کو ملا پھر نہ اسکا نشان

کہ تھا ناخدا وہ خدا ے کریم — کہ ہی نام جسکا غفور الرحیم

سمجھ لے سمندر کو تو آسمان — جہاز اسپہ تھا مثل مہ کے روان

عقب اُسکے رہتا تھا مرغِ نظر | نہ پہونچا وہ آتش تک گرے بال و پر

یہ ہے قدرتِ کاملہ بے نیاز | ہوا گھاٹ پر جا کے لنگر جہاز

رواں تھا اگن بوٹ لیل و نہار | کہ پہونچا تھا وسٹن مین ہو ذی وقار

تو سمجھے اب گھاٹ کا نام بھی | کہے پوسٹ مٹ اُسکو عالم سبھی

فروکش ہوئے وانپہ اے ذی وقار | ہوئے ریل پر پھر وہانسے سوار

محلہ ہے لندن مین جو ومبل ڈن | کہ اسٹیشن اُس جا ہے اے جانِ من

فروکش ہوئے ریل سے وان عزیز | یقین جان اسکا اگر ہے تمیز

خلائق تھا وانپہ اک اژدحام | ہوئی پھر تو لندن مین تھی دھوم دھام

کہ ہند کی سپاہ آج آئی ہے یان | وہ ہے لائقِ دید اے مہربان

اک عالم تھا اُمڈا ہوا چار سو | وہ کرتے تھے باہم یہی گفتگو

جو ہے ہند کی یہ سپاہِ دلیر | کیا مصریونکو اسی نے ہے زیر

گئے پھول مارے خوشی کے تمام ۔ گئے بھول اپنا وہ سارا ہی کام

وہاں اک مکان ہیگا جو عالیشان ۔ زمین جسکی ہی ہمسر آسمان

صدر لینڈ ہوس اس مکانکا ہی نام ۔ بانواع صنعت سجا وہ تمام

لگے اسمین ہین لعل پتھر کی جا ۔ اور یاقوت اینٹونکی جا ہی لگا

کہ ہی شاخ مرجان لکڑی کی جا ۔ اور آہن کی جا سیم خالص لگا

طلائی ملمع کی اوسپر بہار ۔ جسے دیکھ مانی ہوا شرمسار

جو لٹکے دُر دانہ ہین جابجا ۔ بطرز پسندیدہ ہین خوشنما

جو ہی سیپ کا فرش اُسکا تمام ۔ نئے رنگ کا اوسپہ سارا ہی کام

اور ہر سمت تصویرین جو ہین نصب ۔ نہایت ہین دلکش نکو و عجب

وہ صنعت کی تصویرین ہین شوخ رنگ ۔ جسے دیکھ بہزاد و مانی ہون دنگ

تو سن مجھسے اب روشنی کا بیان ۔ ہوا رات کو رشک طور وہ مکان

کہون کیا مکان کا وہ انداز تھا
کہ مرغ نگاہ بھولا پرواز تھا

غرض تھا تکلف کا سارا امکان
جو تھا عیش کا سارا سامان وہان

مطابق حکم ملکہ آفاق گیر
ہوئے اُس مکان مین سکونت پذیر

عجب شہر لندن ہی رشک جنان
کہ ہی وصف مین اُسکے قاصر زبان

سنو مجھسے ادنی وہانکا بیان
کہ کثرت سے انسان بستے ہین وان

بتاتا ہون مین تجکو تعداد بھی
کرور پانچ مردم رہین اسی جی

کہ چھپتا ہی شانہ سے شانہ وہان
نہین استہ وہم کو بھی وہان

فہیم اور ذکی وانکے باشندگان
کہ مثل مسیحا ہین پیر و جوان

عمارت وہان ہی عجب عالیشان
کہ ہی ہر مکان ہمسر آسمان

اور ہین ساکنان اُسکے زہرہ جبین
نہین لندن ہی بلکہ خلد برین

بطرز پسندیدہ آباد ہی
رعایا وہانکی ہر اک شاد ہی

سڑک صاف تر از رہ کہکشان
نہین خار و خس کا کچھ اُس پہ نشان

دو رویہ درختونکی ہی بس قطار
نہ سردی نہ گرمی ہی وان زینہار

جو بازار دلکش ہی ای خوشخصال
جسے دیکھ حیران ہو وہم و خیال

دوکان اُسکی ہر ایک آراستہ
بطرز پسندیدہ پیراستہ

زمرد کے ہین اُسکے دیوار و در
وہ صنعت کہ حیران ہین وہم و نظر

دھرے طاقونمین شیشہ ہای شراب
بطرز پسندیدہ با آب و تاب

رکھے چار سو شیشہ ہای گلاب
درخشان و روشن ہین جون آفتاب

جو تھا فرش اطلس کا اُنمین بچھا
بجا ہی کہون گر اُسے بے بہا

جواہر فروشونکی جو ہین دوکان
بجا ہی کہون گر جواہر کی کان

جواہر ہر اک اُنمین ہی بے بہا
جسے دیکھ دل مشتری کا بہا

اور ہین ایک جانب کو بیٹھے بزاز
کہ ہین جلوہ گر وہ بانداز و ناز

سجے ایسے ہین بس وہ تن زیب گر
جو دیکھے اُنکو کمخواب آئے نظر

کہ ہی غین سُکھ انکا دیدار مار
دلِ قدسیان ہو ہین انپر نثار

کرون جسم کی گر صفائی بیان
رہے ہاتھ ململ کے سارا جہان

کہ ہین تھان ہر قسم کے آئینیان
حریر و کتان اور آبِ روان

جو میوہ فروشونکی ہے وان دکان
وہ ہے لائقِ دید اے مہربان

ہر اک جا پہ میونکا انبار ہے
خریداری کا گرم بازار ہے

وہ کہتے ہین یہ دیکھ ہر سو نگار
نیا میوہ آیا ہے یہ ابکی بار

چھپے خوانچون مین ہین تازہ انگور
کہ دیکھے انکو جی کی کدورت ہو دور

اور اک سمت ہین مالنین بھی شریف
لیے ہاتھومین دستہ ہاے لطیف

غرض شہر ہے رشکِ خلدِ برین
جسے دیکھ حیران ہے چرخِ برین

کہ ہے ہر مکان وان طلسم عجیب
لکھے وصف لندن کا یہ کیا غریب

کہ مانی و بہزاد ارژنگ چین | ہوئے دیکھ حیران وہ نقش نگین
جو باشندہ وان ہین بیپاری و فقر | دعا مانگتے ہین یہ شام و سحر
اگر بعد مردن خدائے کریم | عطا کرے جنت ز لطف عمیم
کرین عرض یارب یہ بیداد ہے | رہین جا کے لندن یہ فریاد ہے
نہین ہمکو درکار خلد برین | ملے ہمکو لندن مین تھوڑی زمین
مگر ہائے قسمت کہ ہین بدنصیب | نہ لندن گیا کیا برا تھا نصیب
ہوا شام کو روشنی سے یہ نور | بجا ہے کہون گر تجلی طور
کرون روشنی کا مین کیا ابیان | ہوئے لاکھون چھ شاخہ روشن وہان
نصب لالٹینین جو ہین جابجا | کہون گنبد نور تو ہے بجا
فلک پر جو روشن ہے ماہ منیر | ہوا آگے اُس روشنی کے حقیر
زبان اور قلم کو یہ طاقت کہان | کرے وصف لندن کا جو وہ بیان

اک صاحب ہین لندن مین فرخ نہاد | فلک قدر ذی فہم عالی نہاد

کرون نام انکا مین ٹمسپ عیان | انگلیڈ اسٹو صاحب کہے ہے جہان

شہ ہفت کشور کے ہین وہ وزیر | ذکی و عقلمند روشن ضمیر

بعہدۂ وزارت وہ ممتاز ہین | حقیقت مین وہ لائق اعزاز ہین

وہ ہین کشور عقل کے بادشاہ | کہ ہین سلطنت کے بڑے خیرخواہ

جوانمرد خوش خلق عالی تبار | ہمہ صفت موصوف وہ ذی وقار

مدبر عقلمند ہین وہ وزیر | اور ہین کام مین سلطنت کے مشیر

سخی اور شجاع اور ہین نیکذات | مروت مین یکتا وہ عالی صفات

بڑے ذی وقر ہین وہ عالی گہر | جو خوش خلق بھی ہین وہ فرخ سیر

کہ ہین انکے اوصاف حد سے سوا | زبان اور قلم سے نہوویں ادا

جو ہین لاٹ با تمکین عالی وقار | سخندان خردمند ذی اختیار

مبارک خصائل ہیں وہ نامور
فرشتہ شمائل ہیں فرخ سیر

سخن فہم دانشور و ہوشیار
حلیم و شجاع ہیں وہ عالی تبار

عقلمند روشن دل و ذوفنون
اور ہر کام کے عقل سے رہنمون

کہ ہیں انڈیا کے یہی مہتمم
فلک قدر ذیجاہ عالی ہمم

یعنی کشور ہند کے ہیں وزیر
مدبر خردمند روشن ضمیر

اور ہیں سلطنت ہند کے فرمانروا
رعیت نواز ہیں نہیں شک ذرا

کہ از جانب ملکۂ آفاق گیر
وہ ہیں کشور ہند کے دانا وزیر

جو ہیں وارث تاج و اورنگ زر
پرنس آف ول صاحب والا گہر

یہ فرزند ہیں ملکۂ بحر و بر
جگر گوشہ و نور چشم بصر

کہ زیبندہ انکو ہے تاج و کلاہ
شہر آرا اورنگ ہیں وہ عالیجاہ

سپہر خلافت کے نیر ہیں وہ
کہ شایان دیہیم و افسر ہیں وہ

عیان چہرہ سے فرِ شاہنشہی | کہ زیبا ہی بس انکو فرماندہی
دلیری مین یکتا بتدبیر پیر | مروت سخاوت مین ہین بے نظیر
کہ بہرِ قدمبوسی جو جان نثار | گئے پیش شاہزادہ والا تبار
رکھا پاون پر سر بعجز و نیاز | بہ پیشِ ملکزادہ سرفراز
ہوئے یون زبانسے وہ گوہر فشان | یہ فرماتے تھے وہ ثریا نشان
کہ ہی ہند کی جو سپاہ شیر نر | ہم ہین آج اسسے بس خوش سنو گوش کر
خوش اخلاق ہین سبکہ والا تبار | کیا جان نثارون کا از حد وقار
جو ہین وصف انکے فزون از رقم | قلم ہیگا عاجز یہان یک قلم
جو شاہزادہ دوم ہین عالی تبار | دلیر و منہر مسند عالی وقار
کہ ڈیوک آف کناٹ ہیگا انکا خطاب | دلاور جوان ہین وہ عالیجناب
گئے جنگ جو مصر آئی سپاہ | بحکم جہاندار کیوان کلاہ

کہ تجھے اُسکے ہمراہ بھی نامدار
ولیسیر جوانمرد عالی تبار

بد اندیش سے ہو گئے گرم جنگ
گیا بھاگ میدان سے بن بید رنگ

بڑے شیر نر ہین وہ جنگ آزما
رہے تا ابد اونپہ ظل الٰہ

لکھا تو سن خامہ اب شوخیان
لکھا اب مدح جرنیل صاحب بیان

وہ جرنیل ذی جاہ والا گہر
کہ خورشید جسکو جھکاتا ہے سر

پئے رزم جو مصر گئی تھی سپاہ
یہ تھے اُسکے جرنیل کیوان کلاہ

بتاتا ہون مین نام سن اے جوان
کہ میکفرسن صاحب کہے ہے جہان

یہ جرنیل جو ہیگے فرخ سیر
معاون سپاہ ہند کے اے ذی ہنر

یہ پیش شہنشاہ گیتی ستان
ہوئے لشکر ہند کے یہ ثنا خوان

سفارش سے اِنکے سن اے ذی وقار
ہوا لشکر ہند کا افزون وقار

ولیسیر مدبر مین عالی مقام
فن جنگ مین کامل ہین وہ ذوالکرام

دعا ہی مصنف کی شام و سحر | جہان مین ہین شاہ وہ ذی قدر

پھرا اشہب خامہ کی اب عنان | کرون اک مکان کا مین تمسے بیان

بکنگھم پیلیس ہی اسکا نام | کہ مثل بہشت ہیگا بس وہ تمام

زبرجد کے ہین اسکے دیوار و در | فرش منقش ای عالی گہر

کہ پہلی قدمبوسی ملکہ جہان | اسی جا پہ کی حاصل ای مہربان

ہوئے تھے اسی جا پہ سجدہ کنان | بہ پیش شہنشاہ کشورستان

پریڈ ہارس گارڈ اک جگہ ہی وہان | فراخ ہیگی وہ مثل صحن آسمان

سلامی کا چکر برسم شہان | ہوا تھا اٹھارہ نومبر کو وان

پھر آتا ہون اسپ قلم کی عنان | کرون تمسے اک حال تازہ بیان

کہ لندن سے ہی اک جگہ ساٹھ میل | بسان بہشت برین ای خلیل

محل ایک ہیگا وہان عالیشان | بلندی کا اسکے کرون کیا بیان

نہایت وہ دلکش ہے خاطر پسند — زمین اُسکی چرخ برین سے بلند

چمکتے ہین جو اُسکی دیوار و در — جڑے ہینگے کثرت سے لعل و گہر

مصفا مطلا جو ہے سر نگار — بآئین دلچسپ ای ذی وقار

چمکتا ہی ہر برج خورشید سا — بصد فر و تمکین وہ ہیگا بنا

ہر اک کنگرہ اُسکا بس ہے بلند — کہ قصر فلک سے ہی ہمتاے و چند

کہ ہے وہ سر کیسل سنو اُسکا نام — تکلف سے ہی بس سجا وہ تمام

جہاندار ملکہ شہ دادگر — خداوند اورنگ با تاج و زر

ہوئین ایکدن وہ وہان جلوہ گر — بجاہ و حشم اور بصد کر و فر

شہ روس اور روم فغفور چین — جلو مین تھے حاضر یہ جملہ وہین

سپاہ بیکران تھی ہمین بیشمار — سوار اور پیادہ کی ہر سو قطار

ہوئی وانپہ استادہ یکسر سپاہ — بحکم جہاندار کیوان کلاہ

زروے نوازش و لطف و عطا
طلب جان نثار و نکو اوس جا کیا

ثنا خوان ہوئین ملکہ بحر و بر
کہا سب سپاہ سے سنو گوش کر

کہ ہین ہند کے یہ جوان شیرنر
کیا مصریون کو جو زیر و زبر

عدو کو کیا ہی اسیر و خوار
کیا دشت کو خون سے لالہ زار

یہ فرمایا اور تمغۂ لعل و زر
گلے مین دیا ڈال باکر و فر

ہمارا کیا ایسا عزّ و وقر
رہے دیکھ حیران جن و بشر

کہ ایسا شہنشاہ ذی اقتدار
ہوا ہم سے خوشنود ای ذی وقار

مطیع جسکے ہین سرکشان جہان
کہ ہی تاج بخش اور گیتی ستان

کرین شکر حق رات دن ہم ادا
ہوا ہم سے خوش شاہ کشور کشا

ہمین ہند مین وہ آج اعزاز ہی
روسا کے منہ پہ ہمین ناز ہے

بھلا کیون نہ ہو نام عالی جاہ
ہوا ہی خوشی شاہ خورشید جاہ

نومبر کی اکیس تھی خوش لقا | کیا تحفۂ مصر ہمکو عطا
عنایات لطف و نوازش کرم | جو کی ہم پہ ہندوں لیکہ اتم
غرض بعد ازان ملکہ تاج ور | برسم شہانہ و با کر و فر
ہوئین سمت دو تسرا جلوہ گر | بجاہ و حشم وہ خجستہ سیر
جہاندار ملکہ شہ بے نظیر | شہان جہان جسکے فرمان پذیر
ہوئین تیسرے روز پھر جلوہ گر | بصد حشمت و شوکت و کر و فر
ہوئی ایستادہ وہان پھر سپاہ | بحکم شہ بحر و بر عالی جاہ
زروئے عنایت کیا پھر طلب | ہوئے جلد جا کر کے حاضر جو سب
شہ بحر و بر بھی ہوئین ثناخوان | یہ فرمایا ہین یہ جو جنگی جوان
دلیر و شجاع اور ہین یلے جنگ | کیا مصر انکو ہی میدان مین تنگ
یہ فرمایا اور تمغہ باردگر | گلے مین دیا ڈال پھر سربسر

بتاتا ہوں میں جس سے ہے خوش لقا | کیا ہے یہ تمغۂ شجاعت عطا

نومبر کی چونتیس تاریخ تھی | عطا کیا تمغہ بلطف و خوشی

یہ ہے خلق ملکائے عالی تبار | رعیت ہے راضی سپاہ جان نثار

در دولت ملکۂ عالی جاہ | امیر و گدا کا ہے امید گاہ

جو لندن میں دریا ہے اک ٹیمس نام | کہ پاتا ہے فیض اس سے عالم تمام

کہ ہے پانی اسکا بہت آبدار | مصفا و شیریں ہے اور خوشگوار

جو بہتا ہے لندن کے وہ درمیان | یقین جان اسکا نکر کچھ گمان

مجبو نہیں ہیکا لندنمین چاہ | اسیکے ہے پانی کی عالم کو چاہ

کہ حیوان انسان جو ہین جاندار | اسیکا ہیں پانی پیں لیل و نہار

اور ہر سمت اوس سے ہین نہرین رواں | بطرز پسندیدہ امیدبان

جو ہے سیر اسکی عجب جانفزا | کہوں چشمہ جنت تو ہے یہ بجا

...مکان عالیشان — وہ دیتا ہے چرخ بریں نشان

...ہیں اسکا نام — کہ حکم ہوتے ہیں اُسسے صادر تمام

...تا ہے انصاف و داد — رہے تا بدورِ فلک وہ آباد

...ہے وہاں اک مکان — بجا ہے کہوں اسکو عرش آستان

...صفا اور بام و در — ہے اُسکے شیشے کے اندر قمر

...شیشے کا ہے وہ مکان — تکلف نہیں اسمیں اے مہربان

...ب پاک حصن حصین — کہ نسبت اُسکے آگے ہے چرخ برین

...م ہوں اسکا حال — بتاتا ہوں میں تجکو اے خوش خصال

...ما جو البتہ ظاہر ہیں — سکندر حشم اور جمشید جاہ

...سے جو وہ کرے جنگ — کیا اُسکے لشکر کو میدان میں تنگ

...انجمن مجھے ہم نبرد — کسیکا نہ تھا انکو کچھ رنج و درد

جو ہی وسٹ منسٹر وہان خانقاہ ۔ وہ عیسائیونکا ہی معبودگاہ
کہ گرجا جسے کہتے ہین خاص و عام ۔ بنا ہی تکلف سے بس وہ تمام
فلک قدر شاہونکا ہی وان مزار ۔ خدایا رہے تا ابد برقرار
بیان کرتے ہین موبدان کہن ۔ یہ گرجا قدیمی ہی اے جان من
ہوا مجکو ہی اسطرح آشکار ۔ برس گذرے تعمیر کو یک ہزار
اوپچ آرسنل اک مکان عالیشان ۔ کہ رفعت مین ہی ہمسر آسمان
ڈھلی جاتی ہین کل سے توپین وہان ۔ جنھین دیکھ حیران ہو وہم و گمان
کلین ایسی اسمین ہین ای ذوی قدر ۔ کہ بیکل ہوا دیکھ اُنکو بشر
جو توپین وہان لاکھون طیار ہین ۔ موکل بھی سب اُسکے ہوشیار ہین
محمد رضا خان ہین کرتے بیان ۔ ڈھلی میرے آگے تھی اک توپ وان
کہ سوٹن وزن اُسکا تھا ای عزیز ۔ یہ کہتا ہون مین سچ تو کرنا تمیز

وزن ایک ٹن کا کرون مین بیان — کہ من اٹھائیس ہووے اے مہربان

علاوہ ازین لو و توپین ہزار — ڈھلین ایکدم مین سولی جودی وقار

غرض کل سے ہوتے ہین کل وہ انجام — خدایا تو رکھ اسکو قائم مدام

جہاز ایک دیکھا تھا جنگی وہان — چڑھین اوسپہ توپین تھین بیحد کلان

ہر اک توپ مین ای ستودہ شعار — کہ جسمین بارود آتی ہے ایکبار

بتاتا ہون گولہ کا اسکے وزن — سمجھ اسکا گولہ تو پچیس من

نہ لا اس مین کچھ شک اگر ہو ذکا — یقین اسکو تو جان ای خوش لقا

جوالہو ہیگا وہان اک مقام — کہے ناچ گھر اسکو عالم تمام

سمن بر قد و گلرخ مہوشان — پئے رقص آتی ہین ان وہ دوان

تماشے عجائب غرائب وہان — وہ کرتی ہین ہر روز اے مہربان

اکھاڑہ جو اندر کمون ہی بجا — نہین اسمین کچھ فرق ای خوش لقا

ہی اک شہر لندن کہ جو ساتھ نیل — بنا ہوا ہین ہین نام سن اسکی کل

جہان مین بڑا دن تہی اسکا نام — بسا ہی قرینے سے بس تمام

جو کرنیل کمپل ہین عالی وقار — قدردان و منصف ستودہ شعار

رسالہ جو دوم ہی یہ فتح مند — کرنیل ہین اسکے ای ہوشمند

از روے عنایات وہ عالی شان — سپہ سیر جو لیگئے بس وہ وان

دکھا شہر بس دلکش و جانفزا — بسان بہشت برین دلکشا

جو سردار بہادر ہین عالی وقار — بیان کرتے ہین یون جو ای ہوشیار

محمد رضا خان ہی اس کا نام — دلیر و شجاع ہین وہ عالی مقام

جو یہ شہر دلکش ہی مینو سواد — عجائب اک شے دیکھا ای خوش نہاد

جسے دیکھ حیران ہی عقل و گمان — عجب قدرت حق ہی ای مہربان

کہ جسم اسکا ہی مثل پھول نخیز — رہے بیچ پانی کے ای باتمیز

نہ منھہ اسکا ہی اور نہی دست و پا
نہ جنبش وہ کرتی ہی ای خوش لقا

مگر مثل گل ہیگا سارا بدن
برنگ سفید کر یقین یہ سخن

کہ ہی پانی مسدود اک جگہہ پر
وہ رہتی ہی پانی مین بس بیخطر

خورش ہی کرم اسکی ای ذی وقار
معین ہین وان مردمان ہوشیار

معین وہان پر جو ہین مردمان
کرم ڈالتے ہین وہ ہر روز وان

گرا جو کرم اُسکے بس جسم پر
کرے جنبش اکدم وہین وہ تر

ہوا وہ کرم غیب بس سر بسر
یہی ہی خورش اُنکی ای ذی وقر

علیحدہ کرم جو کہ اُس سے گرا
خبر اُسکی اُسکو نہین کچھ ذرا

بیان کرتے ہین وان کے باشندگان
کہ ہین یہ کسی ملک کی مچھلیان

نہین ایک ہین بہت ای ہوشیار
وہ رہتی ہین پانی مین لیل و نہار

پھر آتا ہون اپنے قلم کی عنان
کرون ایک صاحب کا قصہ بیان

رسالہ جو دو ہم ہے یہی نیک نام
الٰہی رہے تا ابد شاد کام

کہ کرنیل ہیں اسکے وہ ذی وقار
فلک قدر ذی جاہ عالی تبار

بتاتا ہوں میں حال سن اب ذرا
وہ کرنیل سابق ہیں ای خوش لقا

کہ اب ہیں وہ جرنیل ہی ذی وفا
ہوا اونکا افزون ہی عز و وقار

کہ جکسین صاحب ہی سن انکا نام
دلیر و تنومند وہ عالی مقام

بڑا اون میں وہ ہے سنگے مسکن گزین
بسان شہر بر زبان کر یقین

تہا ز آنسے جا کر جو حاصل کیا
عنایات کی بسکہ لا انتہا

سگینہ ہو کے خرم و شاد عطا
سرافراز بندونکو اپنے کیا

ترا بندہ والی اے ذی وقر
عنایات کی جو بسان پدر

ہزاروں سال تن پر جو ہوویں زبان
نہ ہو سکے یہ انکا شمہ بیان

دعا ہے یہی میری شام و سحر
رہے شاد و دائم وہ فرخ سیر

غرض اُنسے رخصت ہوا مہرباں / سوے لندن پھر آئے شاہ کیہان

کہ اکیس دن تک کیا وان مقام / رہے شاد و خرم سن ای ذوالکرام

عجائب غرائب ہین ہر شے وہان / قلم اور زبان کو یہ طاقت کہان

کہ لکھے یا کرے وصف اُسکا بیان / بقسمیہ کہتا ہون ای مہربان

کیا مختصر سا ہی مین نے بیان / یقین اسکو جانین سبھی ہندیان

غرض بعد ازان سوے ہندوستان / روانہ ہوے وانسے ای دلستان

سمندِ قلم کی عنان پھیر کر / کرون عزم سے راستی کی خبر

سنا ہی جو ہی روس کا بادشاہ / یہ رکھتا ہی دل مین خیال تباہ

کرے اہل لندن سے جنگ و جدال / وہ ہی فوج پر اپنے نازان کمال

سپاہِ رزم روس یان وہ سامان ہی / فلک دیکھکر جسکو حیران ہی

ارادہ یہ رکھتی ہی ہند کی سپاہ / کرے روس کو ایک دم مین تباہ

کرین روس کے شاہ کو بھی اسیر ‎ ‎ ‎ مطابق حکم ملکۂ آفاق گیر

کہ ہر ہند کی جو سپاہ جنگجو ‎ ‎ ‎ وہ رکھتی ہے دل سے یہ آرزو

کہ میدان مین ہو روس سے گرم جنگ ‎ ‎ ‎ کرے قافیہ روس کا خوب تنگ

کرین ایسی کوشش بہنگام جنگ ‎ ‎ ‎ گریزان ہووین روسیان بیدرنگ

باقبال ملکاے کشورستان ‎ ‎ ‎ مٹادین مخالف کا نام و نشان

رہے ملک قائم نہ او رنگ و زر ‎ ‎ ‎ کرین اُسکے لشکر کو زیر و زبر

کہ پیش شہنشاہ ہو پھر آبرو ‎ ‎ ‎ کہ ہون آگے ملکہ کے پھر سرخرو

جو ہین قیصر ہند کشور کشا ‎ ‎ ‎ زروے نوازش حسن اے خوش لقا

فراوان گنج و دُر و بے بہا ‎ ‎ ‎ کرین خلعت و تمغہ ہمکو عطا

یہی آرزو رکھتے ہین جان نثار ‎ ‎ ‎ وہ جو ہین شہنشاہ گردون وقار

کہ ہون اُنکی خدمت سے پھر بہرہ یاب ‎ ‎ ‎ قدمبوسی حاصل کرین پھر شتاب

خدا سے یہی سب کی ہیگی دعا — کہ لندن دگر بار پھر تو دکھا

غرض ہے یہی ای خجستہ سیر — قدمبوسی حاصل ہو بار دگر

عنان قلم کو پھراتا ہون مین — سوئے شاہ توفیق آتا ہون مین

کیا دشمنون سے جو قہرہ کو پاک — سبھی مفسدونکو کیا جب ہلاک

تسلط ہوا اونپہ ملکہ جہان — ہوا تہنیت گو زمین و زمان

ہوا حکم یہ ملکہ ذوالاحتشم — خدیو کو دیا ہمنے تاج و علم

کرو مصر کا پھر اوسے بادشاہ — سزاوار اُسکو ہی تاج و کلاہ

سکندریہ مین تھا جو کہ توفیق شاہ — گیا حکم دشمن ہوا اب تباہ

چلو مصر مین حکمرانی کرو — بعیش و طرب زندگانی کرو

سوا گیارہ کے بجے کر ریل پہ — ہوا داخل مصر با کر و فر

ستمبر کی چھبیس کو مہربان — سکندریہ سے آیا وہ شاہ جہان

جو قہرہ مین آیا تھا نیکنام
خلایق کا فوان پر ہوا ازدحام

سپاہِ فرنگ کا جو رو یہ پڑا
سوار اور تلنگہ تھا ہر جا کھڑا

غرض ایسی شوکت سے توفیق شاہ
ہوا داخلِ قلعہ با عز و جاہ

مبارک سلامت کی ہر سو پکار
فلک نے کیا نقد انجم نثار

بڑی شان سے با نشاط و خوشی
لگا کرنے پھر مصر مین داوری

ہوئی خواہش پھر یہ توفیق شاہ
کہ ہند اور لندن کی حملہ سپاہ

کیا جسنے احمد کا لشکر تباہ
کیا جسنے عربون پہ محشر بپا

اور احمد کے لشکر سے کی جسنے جنگ
ملاحظہ مین گذرے وہ بیدرنگ

غرض ایکدن وہ شہ بحر و بر
محل عابدین مین ہوا جلوہ گر

مرصع تھی کرسی جواہر نگار
ہوا رونق افزا وہ عالی تبار

بقدر مراتب یمین و یسار
ہوئے حاضر اور سبھی جان نثار

مقام معین سے لشکر چلا | پڑا قیصر رستم پہ اک زلزلہ
بدرسم شہانہ کیا جب سلام | وزیرون سے بولا شہ ذوالکرام
کہ ہند اور لندن کا لشکر تمام | بڑا ہی دلاور ہے اور نیک نام
کیا اسنے دشمن کو میرے ہلاک | کیا مصر کو دشمنون سے ہی پاک
مین تمغہ اور انعام دونگا ضرور | کرونگا بلا شک مین انکو سرور
سخن اب خوشی کا سناتا ہون مین | سوئے کشور ہند آتا ہون مین
شہ مصر کو جب ملا تخت و تاج | خوشی سے وہ کرنے لگا وانہ راج
ہوا حکم ملکا سے ذی احتشام | نہین چاہیے اب سپاہ کا قیام
کہ آئی یہان پر جو ہے ہند کی فوج | روانہ وہ ہو جلد مانند موج
اور لندن کا جو ہے گا لشکر تمام | نہین چاہیے اسکا بھی یان قیام
روانہ ہوئی فوج وان سے شتاب | ظفر اور اقبال تھا ہمرکاب

اور اکتوبر کی تاریخ چھ کو عزیز — چلا یہ رسالہ تو کر کے تمیز

غرض ایک ہفتہ مین آیا سویس — کنارہ سمندر کی بیگا جو ویس

وہان سے اگن بوٹ پر ہو سوار — چلا جانب ہند لیل و نہار

غرض آیا بمبئی مین با عز و شان — فتح اور نصرت تھی ہمرہ روان

جو ہین سیٹھ بمبئی کے والا تبار — رہین شاد و خرم وہ لیل و نہار

جو دیکھا رسالہ ہوئے شاد کام — تکلف سے دعوت کی انہی خوشخرام

ہر اک طرح کا نغز و نان و طعام — مہیا تھا سامان عشرت تمام

تکلف کا جلسہ تھا ای مہربان — قرین مسرت تھا ہر اک ہان

غرض بعد ازان ریل پر ہو سوار — چلا پھر تو لکھنؤ کو لیل و نہار

اور اکتوبر کی اکتیس ۳۱ کو مہربان — ہوا داخل شہر یہ بیگمان

سبھی حاکمون سے یہ ہے التجا — مصنف کو اسکے صلہ ہو عطا

بفضل خداوند کون و مکان ۔ ہوا ختم یہ رزم کا داستان

رہیگا نہ محروم اتنی رہے تو ۔ جملہ اسکا پایگا بے گفتگو

## خاتمۃ الطبع

بحمد اللہ کہ نادر تاریخ پردہ کشائے چہرہ شاہد واقعات
جنگ و جدال ملک مصر و نقاب بردار روے جریدہ احوال
نبرد و پیکار بے تردد و فکر جو بنام جنگ نامہ مصر ہے
جسکو کمال حزم و ہوشیاری سے بڑی تحقیقات کے ساتھ
واقعہ ہر مقام کو ہو بہو گویا مشاہدہ برائے العین کہنا چاہیے
صاحب طبع بلند ذوی فکر آسمان پیوند عندلیب بوستان صداقت
قمری سروستان بلاغت راست گفتار در میدان خوش بیانی
صدق مقال در عرصہ شیوا زبانی محمد حسین خانصاحب رامپوری نے

واسطے یادگار روزگار کے حسب ایمائے قدر شناس علم وفن

تاریخ دوست سردار نامدار محمد رضا خانصاحب سردار بہادر

رجمنٹ دوم بنگال کیولری رئیس نامی بلدہ دارالسرور

رامپور کے نظم اردو مین تحریر کیا ہی اس واقعات تازہ مصر کو

نو لباس نظم دلکش کا خوب پنہایا کہ جسنے دیکھا بے اختیار

سبحان اللہ اوسکی زبان پر آیا بارے اندنون امداد ایزدی سے

تاریخ نادر الذکر حسب فرمایش سردار بہادر ممدوح کے بمقام لکھنؤ

مطبع نامی منشی نولکشور مین بماہ اپریل ۱۸۸۳ع مطابق

ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۰۰ھ منطبع ہوکر آویزہ گوش روزگار ہوئی خدا تعالی

مقبول وپسندیدہ اہل عالم فرما وے بمنہ وکرمہ۔

۱۶۳۴۹